REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

فون نمبر ۲۹۷۹

یوم سہ شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ /
سہ ماہی ۷ /
ماہوار ۲½ /

چندہ سالانہ بیرون پاکستان سے تیس روپے

۲۰ جمادی الاول ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹ / ۵	۲۰ تبلیغ ۱۳۳۰ ھش	۲۰ فروری ۱۹۵۱ء	نمبر ۴۳

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تاریخوار صحت کی رپورٹ درج ذیل ہے:۔

ربوہ ۱۶ فروری۔ آج ٹانگ میں درد ہے۔ جس کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہو گیا ہے۔

ربوہ ۱۷ فروری۔ ٹانگ کی درد میں نسبتاً افاقہ ہے۔ لیکن پیچش کی سخت تکلیف ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۹ فروری۔ نواب عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت ڈیڑھ ماہ سے زیادہ خراب ہے۔ دل کی حالت کمزور اور شام کا ضعف بدستور رہتا رہا ہے۔ آج شام قدرے بہتر گذری ہے۔ احباب موصوف کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

خدا کے فضل سے گولڈ کوسٹ کی پہلی اسمبلی کے ساٹھ ارکان میں سے تین رکن احمدی ہیں

ربوہ (برقیہ) ۱۹ فروری۔ گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) سے آمدہ اطلاعات کے حوالے سے سکرٹری ربوہ نے حسب ذیل خوشکن اطلاع بذریعہ تار ارسال کی ہے:۔

گولڈ کوسٹ کی پہلی مجلس آئین ساز کے لئے جو ساٹھ ارکان منتخب کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں تین ارکان احمدی ہیں۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔

کشمیر پاکستان کا حصہ ہے۔ کل پاکستان ہندو سبھا کی قرارداد

راولپنڈی ۱۹ فروری۔ یہاں ایک میٹنگ میں پاکستان کی ہندو سبھا نے ہر قیمت پر ریاست جموں و کشمیر کو آزاد کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ ایک قرارداد کے ذریعہ ہندو سبھا نے پاکستان کو یقین دلایا ہے۔ کہ پاکستان کے ہندو کشمیر کو آزاد کرنے کے لئے ہر ایک قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میٹنگ میں اس یقین محکم کا بھی اظہار کیا گیا۔ کہ تمام بین الاقوامی قوانین اور اقتصادی۔ جغرافیائی۔ معاشرتی اور تمدنی لحاظ سے کشمیر پاکستان کا حصہ ہے۔ اور کشمیر کو پاکستان کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے۔ سبھا نے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کو متنبہ کیا۔ کہ وہ اس مسئلہ پر ہٹ دھرمی کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ ان کی ہٹ دھرمی نہ صرف ایشیا بلکہ تمام دنیا کو جنگ کی طرف لے جارہی ہے۔ قرارداد میں پنڈت نہرو سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ دلائل کی معقولیت کو قبول کر لیں۔ اور طاقت کے ذریعہ جموں و کشمیر پر حکمرانی کے خواب کو ترک کر دیں۔ اور ہندوستان کے لاکھوں فاقہ کش لوگوں کو مصیبت سے نجات دلائیں۔

تعلیم الاسلام کالج میں تقریری مقابلے

لاہور ۱۹ فروری۔ بیس اور اکیس فروری کو شام کے پانچ بجے اردو اور انگریزی میں تعلیم الاسلام کالج میں "خطابت" کے مقابلے ہوں گے۔ اردو تقریروں کے لئے موضوع یہ ہوں گے (۱) اسلامی ممالک کا اتحاد ہی مسلمانوں کے مستقبل کو روشن بنا سکتا ہے۔ (۲) اشتراکیت ایک ناقص ضابطہ حیات ہے۔ اور انگریزی کی تقریروں کے عنوان یہ ہوں گے۔ پاکستان کے استحکام کا راز عوام کو تعلیمیافتہ بنانے میں مضمر ہے۔ (۲) ادارہ اقوام متحدہ اپنے مشن میں ناکام رہا ہے۔ داخلہ بذریعہ پاس ہوگا۔ جو کالج یونین کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔

مسلم لیگ کا سبز۔ جناح عوامی مسلم لیگ کا زرد اور جماعت اسلامی کی صندوقچیوں کا رنگ بادامی ہوگا

لاہور ۱۹ فروری۔ انتخابات کے کمشنر نے پنجاب اسمبلی کے آئندہ انتخابات کے سلسلے میں ووٹوں کی صندوقچیوں کے متعلق مختلف سیاسی جماعتوں کے لئے مخصوص کردہ رنگوں کا اعلان کر دیا ہے۔ مقامی نشستوں کے لئے مسلم لیگی امیدواروں کا رنگ سبز ہوگا۔ اور مہاجر نشستوں کے لئے مسلم لیگی امیدواروں کا رنگ بھی سبز ہی ہوگا۔ جس پر ایک سفید پٹی ہوگی۔ مقامی نشستوں کے لئے جناح عوامی مسلم لیگ کے امیدواروں کے ووٹوں کے لئے صندوقچیوں کا رنگ زرد ہوگا۔ اور مہاجر نشستوں کے لئے جناح عوامی مسلم لیگ کے امیدواروں کی صندوقچیوں کا رنگ بھی زرد ہوگا۔ لیکن اس پر ایک سفید پٹی ہوگی۔ اسی طرح جماعت اسلامی کے لئے بادامی رنگ اور مہاجر نشستوں کے لئے بادامی رنگ پر سفید پٹی مقرر کی گئی ہے۔ جن حلقوں میں جماعت اسلامی نے اپنے امیدوار کھڑے نہیں کئے۔ وہاں ان کا رنگ بعض آزاد امیدواروں کو دیا جائیگا۔ چونکہ بعض حالتوں میں امیدواروں کی تعداد بہت ہی زیادہ ہے۔ لہذا کمشنر صاحب کو رنگوں کا امتیاز کرنے میں سخت

سکھر بند کے ستونوں پر سیمنٹ کی استرکاری

کراچی ۱۹ فروری۔ حکومت سندھ نے سکھر بند کے تمام ستونوں پر سیمنٹ کی استرکاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۹ ستونوں پر ۳ لاکھ ۲۸ ہزار روپے خرچ ہوں گے۔ ایک کی مرمت ختم ہو چکی ہے۔ بند کے کل ستونوں کی تعداد ۶۴ ہے۔

قلات کا نیا وزیر اعظم

کوئٹہ ۱۹ فروری۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی تازہ ترین اطلاع کے مطابق آغا عبد الحمید کو خان بہادر محمد ظریف خاں کی جگہ ریاست قلات کا وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔ خان بہادر محمد ظریف خاں اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

لاہور ۱۹ فروری۔ آج پاکستان کے مدیران جرائد کی کانفرنس کی مجلس قائمہ کا اجلاس صدر کانفرنس پیر علی محمد راشدی کی صدارت میں شروع ہوا۔ جس کی دو پاس کردہ قراردادیں کل بعد دوپہر اشاعت کے لئے دی جائیں گی۔

پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی کا مطالبہ

کراچی ۱۹ فروری۔ آج مسٹر تعاور کی قیادت میں پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی کے ایک وفد نے اطلاعات و نشریات کے وزیر انریبل خواجہ شہاب الدین سے ملاقات کی اور مطالبہ کیا۔ کہ حکومت کی طرف سے جاری کردہ اشتہارات تمام اردو اور انگریزی کے اخبارات کو یکساں طور پر تقسیم کئے جائیں۔

انڈو پاکستان تجارتی کانفرنس

کراچی ۱۹ فروری۔ آج یہاں انڈو پاکستان تجارتی اور اقتصادی کانفرنس شروع ہو گئی۔ اور اس کے دو اجلاس ہوئے۔ ہندوستانی وفد کی قیادت ہندوستانی کابینہ کے سکرٹری مسٹر پلے ہیں۔ اور پاکستانی وفد کے قائد پاکستان کے قائم مقام سکرٹری جنرل مسٹر اکرام اللہ ہیں۔

جنگ کوریا

ٹوکیو ۱۹ فروری۔ آج اقوام متحدہ کی فوجوں نے چی چانگ کے کچھ دور شمال میں زبردست جوابی حملہ شروع کر دیا۔ اور وہ کمیونسٹوں کے دستوں میں چار میل تک اندر گھس گئیں۔ ونجو کے جنوب میں بھی آج شمالی کوریا کے تین ڈویژنوں کے بعض دستے پسپا کر دیئے گئے۔

توسیع تعلیم کے لئے مزید دو لاکھ روپے

کوئٹہ ۱۹ فروری۔ کل قبائلی علاقے میں ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ میاں امین الدین نے انکشاف کیا کہ مرکزی حکومت نے بلوچستان میں توسیع و ترویج تعلیم کے لئے مزید ۲ لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے۔ یہ رقم ابتدائی سکولوں کے اجراء لوئر مڈل اور مڈل سکولوں کی ترقی کے علاوہ

مولوی محمد علی نو مسلم بلتستانی کے شر انگیز بیان کی مذمت۔ مولانا عبد الرحیم بلتستانی کا بیان :۔

لاہور ۱۹ فروری۔ بلتستان کے مولانا عبد الرحیم صاحب بلتستانی نے حسب ذیل بیان بغرض اشاعت الفضل کو ارسال کیا ہے:۔

"لاہور کے روزنامہ "مغربی پاکستان" مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۵۱ء کے صفحہ نمبر ۴ پر مولانا محمد علی صاحب نو مسلم بلتستانی نے ایک بیان میں جماعت احمدیہ پر شدید حملے کئے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ لوگ اسلام کی خدمت کرنے کی بجائے اس جماعت کی مخالفت کرتے ہیں۔ جو اسلام کو افریقہ اور دوسرے ممالک میں پھیلانے کی کوشش میں ہیں۔ میں مولانا محمد علی (نو مسلم) اور دوسرے احراری مولویوں سے ادب کے ساتھ گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اس قسم کے شر انگیز بیانات دینے سے پرہیز کریں۔

(دستخط) خادم عبد الرحیم بلتستانی ۱۹ فروری ۱۹۵۱ء"

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر دفتر الفضل میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

ایک مخلص درویش کے گمشدہ عزیز کی تلاش

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

ڈاکٹر بشیر احمد صاحب حال درویش قادیان کا بچہ خالد سعید احمد (عرف سعید) ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۰ء سے مفقود الخبر ہے۔ وہ تاریخ مذکور کو اپنے موجودہ وطن دسوہہ تحصیل و ضلع لائل پور سے لاہور کے ارادہ سے روانہ ہؤا تھا۔ اور آج تک لاپتہ ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے والدین اور دیگر عزیز بہت فکرمند اور بے چین ہیں عزیز سعید احمد کے کوائف یہ ہیں۔

(۱) عمر ۱۹ سال رنگ گندمی۔ قد میانہ۔ جسم دبلا۔ دانت بے ترتیب۔ پیشانی کے بال کسی قدر پیچھے کی طرف الٹے رہتے ہیں بات جلد جلد کرنے کی عادت ہے۔

(۲) تعلیم انٹرنس پاس

(۳) قوم آرائیں

(۴) وطن بوبک ڈاک خانہ ظفروال ضلع سیالکوٹ۔ حال دسوہہ ضلع لائل پور۔

(۵) گھر سے نکلنے کے وقت جسم پر ٹسری رنگ کی لکیر دار قمیص تھی۔ اور سلوار پہنے ہوئے تھا۔ اور سر پر سرخ رومی ٹوپی تھی

(۶) باپ کا نام ڈاکٹر بشیر احمد حال درویش قادیان جو ایک نہائت مخلص کارکن ہیں

(۷) بعض رشتہ دار بوبک ڈاک خانہ ظفروال (سیالکوٹ) اور بعض شہر سیالکوٹ (محلہ ارائیں یعقوب) اور بعض لاہور اور بعض ایبٹ آباد اور بعض کراچی میں رہتے ہیں۔

(۸) عزیز سعید احمد میں بعض عنوان گھر سے بھاگنے کے نظر آتے تھے۔ مگر کچھ عرصہ قبل بعض دھمکی آمیز گمنام خطوط بھی مخالفوں کی طرف سے گھر میں پھینکے گئے تھے۔

چونکہ یہ بچہ نہائت مخلص والدین کا لڑکا ہے۔ اس لئے دوست اس کی تلاش میں خاص توجہ دے کر ثواب حاصل کریں اور سراغ ملنے پر مجھے بلا توقف مطلع فرمائیں۔

نیز اگر خود عزیز سعید احمد اس اعلان کو دیکھے یا سنے تو فوراً میرے پاس ربوہ میں پہونچ جائے اور اگر اس کے پاس کرایہ نہ ہو تو مجھے اطلاع دے۔ اس کے والدین اور بہن بھائی اس کی وجہ سے بے حد پریشان ہیں۔ اور اگر وہ دانستہ روپوش ہے۔ تو اس کا مزید روپوش رہنا یقیناً گناہ کا موجب ہوگا۔ سعید بچے (اس کا تو نام ہی سعید ہے) ایسا نہیں کیا کرتے۔ انشاء اللہ اس کے والدین کی طرف سے اسے کچھ نہیں کہا جائے گا۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ

مجلس عاملہ مرکزیہ خدام الاحمدیہ کی تشکیل

مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے سال رواں (از ۴ر فروری ۱۹۵۱ء تا ۳ر فروری ۱۹۵۲ء) کے لئے حسب ذیل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ مقرر فرمائی ہے

عہدہ	نام
نائب صدر	صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
" "	مرزا منور احمد صاحب
معتمد و مہتمم اشاعت	مرزا بشیر احمد بیگ صاحب
نائب معتمد	سید عبد الباسط
مہتمم تعلیم	صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
مہتمم خدمت خلق	" " "
مہتمم مال	قریشی عبد الرشید صاحب
مہتمم تربیت و اصلاح	چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر
مہتمم وقار عمل	" " "
مہتمم اطفال	چوہدری محمد شریف صاحب خالد
مہتمم تبلیغ	" عبد الحمید صاحب آصف
مہتمم ذہانت و صحت جسمانی	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
مہتمم تجنید	" " "
مہتمم ایثار و استقلال	مولوی غلام باری صاحب سیف
مہتمم عمومی	چوہدری عبد الباری صاحب
محاسب	صوفی محمد رفیق صاحب

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

قطعات

از مبشر احمد صاحب راجیکی۔

(۱)

کاش معلوم ہو زمانے کو — کیوں مسیحائے وقت آیا ہے
اک اسیر خزاں چمن کے لئے — کیوں پیام بہار لایا ہے

(۲)

دیکھ لینا کوئی بھی دنیا میں — مَے کے واسطے نہ ترسے گا
سینچ دیں گے دلوں کے ویرانے — نور سا آسماں سے برسے گا

(۳)

اہل والیل کو مبارک ہو — صاحبِ والنہار آپہنچا
پھر دھڑکنے لگا دلِ زنداں — پھر وہی رستگار آپہنچا

(۴)

تیرا الحاد تیری گمراہی — سب روایات کے تماشے ہیں
تیرے اوہام کے صنم خانے — تیرے ماحول نے تراشے ہیں

وعدہ کے بعد ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں

(۱) مغربی پاکستان کے لئے وعدہ کی آخری تاریخ گذر چکی۔ اب آپ کو وعدہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمانی چاہیئے (۲) اگر آپ کے ذمہ سال سولہ یا پچھلے سال کا بقایا ہے۔ تو یاد رہے کہ آپ کا نئے سال کا وعدہ اس شرط پر منظور کیا گیا ہے کہ آپ یہ بقایا ۳۰ر اپریل ۱۹۵۱ء تک ادا کر دیں گے۔ اس کے لئے آپ کو ابھی سے کوشش فرمانی چاہیئے اور خدا تعالےٰ کے اس قرض سے جلد سے جلد سبکدوش ہو جانا چاہیئے

(۳) اگر آپ کے سابقہ سالوں کے تمام کے تمام وعدے ادا شدہ ہیں۔ تو اپنے ہمسایہ بھائی کو تحریک فرمائیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ الدال علی الخیر کفاعلہ۔ نیکی کی تحریک کرنیوالا نیکی کرنے والے کی مانند ہے

(۴) اپنی سابقہ روایات کو قائم رکھیں۔ کوشش کریں کہ نئے سال کا وعدہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۱ء تک ادا ہو چکے اس تاریخ تک ادائیگی کرنے والے دوست سابقون الاولون کی فہرست میں شامل ہوں گے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ " آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

وکیل المال ثانی ربوہ

غیر احمدی طلباء میں تقسیم کرنے کیلئے ایک تبلیغی ٹریکٹ

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ انجینئرنگ کالج لاہور نے سولہ صفحات پر مشتمل ایک تبلیغی ٹریکٹ "عزیز طالبعلم کے نام" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ جس میں مخالفین احمدیت کی طرف سے پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا جواب دیا گیا ہے۔ یہ ٹریکٹ کالجوں اور سکولوں کے غیر احمدی طلبا کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔

جو احمدی طلباء یہ ٹریکٹ حاصل کرنا چاہیں وہ چھ پیسے فی ٹریکٹ کے حساب سے مندرجہ ذیل پتہ پر منگوا سکتے ہیں۔ اکٹھے لینے کی صورت میں قیمت آٹھ روپے فی سینکڑہ لی جائے گی۔

فضل الرحمٰن کمرہ نمبر ۲۲ ڈی ہوسٹل انجینئرنگ کالج لاہور

روزنامہ الفضل لاہور

۲۰ رفروری ۱۹۵۱ء

جھوٹا پروپیگنڈا

کچھ عرصہ ہوا پاکستان کے ترقی پسندوں نے ایک کانفرنس منعقد کی تھی۔ جس میں سویٹ روس کا وفد بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اس وفد کے ایک رکن نے ایک رسالہ بنام "سویٹ لٹریچر" میں لاہور کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ لاہور شہر میں ہزاروں انسان ایسے ہیں۔ جن کو کھانے کو کچھ نہیں ملتا یہاں تک کہ بھوک سے مرے ہوئے انسانوں کی لاشیں جا بجا پڑی سڑ رہی ہیں۔ ناداری کی وجہ سے ان کے کفن و دفن کا انتظام نہیں ہو سکتا چنانچہ یہ روسی لکھتا ہے کہ گڑھی شاہو میں ایک عورت کی لاش تین دن تک دھوپ میں بے گور و کفن پڑی سڑتی رہی کیونکہ اسکے وارثوں کو نماز جنازہ کی فیس ۵ روپے ملا کو ادا کرنے کے لئے میسر نہ آ سکی۔ آخر تین دن کے بعد ریلوے کے چند مزدوروں نے چندہ کر کے نماز جنازہ کی فیس ادا کی تو کہیں جا کر اس بڑھیا کی لاش دفن ہو سکی۔ پھر یہ روسی لکھتا ہے کہ لاہور میں دس بچوں میں سے آٹھ تپدق کا شکار ہوتے ہیں۔ اور آٹھوں ہی داعی اجل کو لبیک کہتے ہیں۔ اور ان کی لاشیں بے گور و کفن پڑی سڑتی ہیں۔ کوئی ان کو دفن نہیں کرتا۔

انگریزی معاصر روزنامہ سول اینڈ ملٹری گزٹ روسی نامہ نگار کے اس بیان پر تنقید کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ اشتراکیت کے حامی بھی بڑے سے بڑا جھوٹ تصنیف کرنے کی ہٹلری پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ اگر کریملن ایسی واہیات باتوں کی اشاعت سے پاکستانی عوام کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی امید رکھتا ہے تو اس کو سخت مایوسی کا مونہہ دیکھنا پڑے گا اس سے صرف یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ کمیونزم پروپیگنڈا سوچی سمجھی ہوئی کذب طرازی کی اشاعت سے دنیا کی رائے عامہ کو فریب دینے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ جو پاکستانی بھی لاہور کے متعلق ایسی باتیں پڑھے گا یقیناً وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا۔ بلکہ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آہنی پردے کی دوسری طرف کے متعلق جو خوشحالی کے گیت گائے جاتے ہیں وہ بھی بے بنیاد ہیں۔

معاصر کو معلوم ہوگا کہ روسی اشتراکی تو ملحد ہیں مذہب کے سخت دشمن ہیں۔ معاد پر ان کا کوئی ایمان نہیں۔ اللہ تعالےٰ کا انہیں کوئی خوف نہیں اس لئے اگر وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اور اس طرح جھوٹ بول کر اپنی تحریک کو بزعم خود پھیلانا چاہتے ہیں۔ تو ان کو کوئی اخلاقی روک ایسا کرنے سے مانع نہیں۔ ان کی غرض تو یہ ہے کہ دنیا کے عوام کو سرمایہ داری کے برخلاف بھڑکایا جائے۔ اور ہر ملک میں انتشار کی روح پھونک دی جائے۔ اس سے جھوٹ بولنا ان کے اصولوں کے خلاف نہیں ہے مگر ..... کیا معاصر کو بھی معلوم ہے۔ کہ ہمارے اس پاکستان میں ایسے اخبار نویس اور مولوی قسم کے لوگ موجود ہیں جو اسلام کے لئے اسی طرح بڑے بڑے جھوٹ تصنیف کرنے کی ہٹلری پالیسی پر عمل پیرا ہو رہے ہیں۔ جس طرح روسی کمیونسٹ کمیونزم کے لئے کر رہے ہیں۔ حالانکہ اسلام کی بنیاد الحاد پر نہیں۔ بلکہ خدا اور معاد کے ایمان پر ہے۔ معاصر نے "سویٹ لٹریچر" کا مطالعہ کیا۔ مگر شائد اس نے "آزاد" "زمیندار" اور "مغربی پاکستان" اور اسی قسم کے چند دوسرے اخبارات کا مطالعہ نہیں کیا۔ اگر کیا ہوتا تو اسکو معلوم ہوتا کہ کذب طرازی میں یہ روسی نامہ نگار تو ہمارے ان پاکستانی معاصرین کے سامنے طفل مکتب کی حیثیت بھی نہیں رکھتا اور اسے ابھی کچھ دن ان کی شاگردی کرنا چاہیئے۔

کمیونزم کی بنیاد جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے کسی اخلاقی قدر پر نہیں ہے۔ وہ بقول خود ایک سرا سر مادی تحریک ہے۔ اگر وہ جھوٹ اور کذب طرازی سے اپنا کام نکالتا ہے۔ تو اس کو کسی سے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ وہ تو اپنے مقصد کے حصول کے لئے ہر طریق کا اختیار کرنے کو جائز سمجھتا ہے لیکن کیا یہ حیرت کی نہیں ہے کہ وہ لوگ جو اسلام کے ستون بننے کے دعویدار ہیں۔ جو سمجھتے ہیں کہ وہ اسلام کے محافظ ہیں وہ احمدیت اور احمدیوں کے متعلق سفید جھوٹ بول بولکر پاکستان کے بھولے بھالے عوام کو فریب دیتے ہیں اور ذرا شرمندہ نہیں ہوتے۔

ابھی چند ہی روز ہوئے ہیں کہ روزنامہ "زمیندار" نے قادیان کے جلسہ احمدیہ کے متعلق ٹائمز آف انڈیا کی ایک رپورٹ کو توڑ مروڑ کر ایک ایسی کذب آمیز خبر بنا کر شائع کیا۔ کہ جس سے جماعت احمدیہ کے خلاف بھولے بھالے عوام کو اشتعال دلانے کی کوشش کی گئی تھی ہم نے "الفضل" میں اس کی قلعی کھول دی تھی مگر افسوس ہے کہ ہمارے اس معاصر نے بھی روزنامہ "زمیندار" کی اس کذب بیانی کے متعلق پند و نصیحت کا ایک حرف بھی لکھنا پسند نہ فرمایا۔ حالانکہ اردو معاصر نے یہ کذب بیانی کمیونزم جیسی لادینی تحریک کے لئے نہیں بلکہ بزعم خود "اسلام" کی حمایت کے لئے کی تھی۔ ہم نے پاکستانی پریس سے بھی یہ اپیل کی تھی۔ اور پریس ایڈوائزری کمیٹی سے بھی یہ اپیل کی تھی۔ مگر اس انگریزی معاصر نے جس کا فاضل ایڈیٹر پریس ایڈوائزری کمیٹی کا معزز رکن بھی ہے نہ تو اپنے مؤقر روزنامہ میں اور نہ پریس ایڈوائزری کمیٹی میں اس صریح جھوٹ اور ظلم کے خلاف سوال اٹھایا۔

روزنامہ "زمیندار" اور روزنامہ "الفضل" بے شک اردو میں شائع ہوتے ہیں۔ لیکن کیا ایک لوکل انگریزی روزنامہ کے ادارہ کا فرض نہیں ہے کہ وہ اردو اخبارات میں جو کچھ لکھا جاتا ہے۔ اس سے واقفیت رکھے۔ اور پریس کے وقار کے لئے ایسی صریح کذب بیانیوں کا پردہ چاک کرے۔ جیسا کہ اس نے ایک کمیونسٹ نامہ نگار کی غلط بیانیوں کے متعلق اپنے لیڈر میں کیا ہے

کمیونسٹ نامہ نگار نے لاہور کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ ایسا ہے کہ جس کو پڑھ کر سب پاکستان والے ہنس دیں گے۔ لیکن وہ اردو اخبار جو جماعت احمدیہ کے متعلق آج نفرت انگیز اور ہٹلری کذب طرازی کی پالیسی کے مطابق پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ یقیناً ملک و قوم کے لئے سخت خطرناک ہیں ہمیں محض اسکو "گٹر پریس کا واویلا" کہہ کر نظر انداز نہیں کر دینا چاہیئے۔ اس نفرت انگیز پروپیگنڈا کا بھولے بھالے عوام پر جو اثر ہوتا ہے۔ وہ پچھلے دنوں بعض بے گناہوں کے شہید ہونے کے واقعات سے اظہر من الشمس ہے۔ جس کا علم یقیناً معاصر کو بھی ہوگا۔

ان واقعات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ان اخبارات کی اشتعال انگیزیاں ملک میں احمدیوں کے لئے کس قدر زندگی دوبھر کرنے کا موجب ہو رہی ہیں۔ اور ان کو کس کس طرح سے تنگ کیا جا رہا ہے۔ اور کس طرح بھولے بھالے عوام ان کذب بیانیوں سے دھوکا کھا کر احمدیوں کے خلاف قانون اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یقیناً ملک میں عام انارکی کی صورت میں پیدا کرے گا۔ نمونہ کے لئے ہم "آزاد" احراریوں کے ترجمان سے ایک واقعہ نقل کرتے ہیں۔ جو اس اخبار نے فخریہ شائع کیا ہے۔

"ننکانہ ۸ رفروری۔ صبح ۱۰ بجے حاجی رحمت علی کی دوکان پر مولانا محمد لقمان صاحب بیٹھے تھے۔ اتفاقاً ڈاکٹر اقبال مرزائی آ گیا۔ تو لوگوں نے ڈاکٹر اقبال سے گفتگو کے سلسلہ میں نہایت مجبور کیا۔ آخر کار بیٹھ گیا۔ مولانا موصوف نے گفتگو شروع کی۔ اور چند اعتراضات کئے۔ مگر ڈاکٹر صاحب جواب دینے سے لاچار ہو گئے۔ آخر اٹھ کھڑے ہوئے۔ مگر مسلمانوں نے گھیر کر آپ کو جواب دینے پر مجبور کیا۔ اتنے میں کافی مسلمان جمع ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ تو سائیکل لے کر فرار ہونے لگے تو مسلمانوں نے مرزائیت مردہ باد کے نعرے لگائے۔ ڈاکٹر صاحب ایک فرلانگ کے فاصلہ تک سائیکل پر سوار نہ ہو سکے۔"

(اخبار آزاد ۱۹ رفروری)

یہ ایک واقعہ ہے ایسے واقعات روزانہ ہوتے رہتے ہیں۔ اور یقیناً یہ ان اخبارات کے اشتعال انگیز پروپیگنڈا کا نتیجہ ہیں۔

ہم نے پریس اور حکومت کی توجہ بار بار اس طرح دلائی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ نہ تو پریس نے اور نہ حکومت نے اب تک کوئی ایسا اقدام کیا ہے۔ جو واقعی مؤثر ثابت ہوتا۔ اب چونکہ سول نے کمیونسٹوں کے جھوٹے پروپیگنڈے کے خلاف قلم اٹھایا ہے۔ اس لئے ہمیں امید ہوئی ہے۔ کہ وہ ہر اثر سے بالا ہو کر ملک میں انتشار پھیلانے والے ان عناصر کے خلاف بھی ضرور آواز اٹھائے گا۔

ہمارا روئے سخن صرف سول کی طرف نہیں بلکہ تمام اس پریس کی طرف ہے۔ اور ان تمام شریف پاکستانیوں کی طرف ہے جو پاکستان کے بہی خواہ ہیں۔

اسلامی مسئلہ

مودودی صاحب کے آرگن سہ روزہ کوثر رقمطراز ہے

"حیرت ہے ان لوگوں پر جو اب تک
ابن مریم مرگیا یا زندۂ جاوید ہے
کی الجھنوں میں مبتلا ہیں۔ حالانکہ امت کے
پیش نظر جو مسئلہ ہے وہ وفات مسیح
اور حیات مسیح کا نہیں بلکہ اس کا ہے کہ
اسلام کو کس طرح زندہ کیا جا سکتا ہے۔"

(کوثر ۱۲ رفروری ۱۹۵۱ء)

چونکہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کوئی تبلیغی جماعت نہیں ہے۔ اس لئے موجودہ دنیا کے ماحول میں احیائے اسلام کے تعلق میں وہ حیات و وفات مسیح کے مسئلہ کی اہمیت سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کوثر کی دانست میں اقبال کی ایک شاعرانہ بات قرآن کریم کی ان آیات سے یا ان احادیث نبوی سے اور ان اقوال ائمہ سے بہت زیادہ اسلامی ہے۔ جن میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زندگی یا موت یا رفع الی اللہ کا ذکر آیا ہے

تمام علمائے اسلام کے نزدیک یہ اتنا بڑا اسلامی مسئلہ ہے۔ کہ اس کی وجہ سے سر سید اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کفر کے فتوے لگائے گئے مگر اب جبکہ یہ علماء لاجواب ہو چکے ہیں۔ تو اب یہ کوئی اسلامی مسئلہ ہی نہیں رہا۔ البتہ ایک اسلامی کہلانے والے ملک میں خوارج کی طرح اسلام کے نام پر ایک جداگانہ پارٹی بنا کر حکومت پر قبضہ کرنے کے لئے انتخاب لڑنا اور اس طرح وجہ انتشار ہونا بہت بڑا اسلامی فعل ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی زندگی کا ایک اہم ترین واقعہ

ہجرت اور نیا مرکز

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر تالیف و تصنیف ربوہ)

اس میں شک نہیں کہ مصلح موعود جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد کتب و اشتہارات میں پایا جاتا ہے۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے وجود کو ایک عظیم الشان نشان قرار دیا ہے جس کی نظیر دنیا کا کوئی اور مذہب پیش نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں آپ کے لئے بہت ہی توصیفی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں . . . . اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا:۔

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل اور احسان سے انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۱۲۴)

پس جیسے قرآن مجید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے۔ اور کوئی کتاب اس کے نشان اور اعجاز کو باطل ثابت نہیں کر سکتی۔ اسی طرح مصلح موعود کے نشان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک ایسا عظیم الشان نشان قرار دیا گیا ہے جو رہتی دنیا تک قائم رہے گا اور اس جیسا کوئی اور نشان پیش نہیں کر سکے گا۔

یہ نشان ایک زندہ نشان اس لئے بھی ہے کہ مصلح موعود نے جن کمالات اور خوبیوں کا حامل ہونا تھا ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اس کی ولادت سے پہلے خبر دے دی جو اشتہارات اور کتب میں شائع ہو گئی۔ پھر آپ کی پیدائش ہوئی اور آپ خلیفہ ہوئے اور ان کمالات کے مظہر ہوئے جن کی پہلے سے خبر دی گئی تھی اور ان کمالات کے دلائل بھی کتابوں میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو کر ایک زندہ دلیل بن گئے۔

اس مضمون میں آپ کے ان کمالات اور فضائل کا میں ذکر نہیں کروں گا بلکہ صرف یہ بتاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی علم غیب سے حصہ عطا فرمایا ہے اور بہت سے الہامات خوابوں اور کشوف کے ذریعہ آپ کو آئندہ کی پوشیدہ باتوں سے اطلاع دی۔ ان باتوں میں سے بھی صرف ایک پیشگوئی کا ذکر کرتا ہوں جو آپ کے پسر موعود اور مصلح موعود ہونے کی دلیل ہے۔

پانچ سال کے بعد ایک اہم بات کا ظہور

۱۹۴۴ء کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیاء کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر یہ انکشاف فرمایا کہ آپ ہی وہ مصلح موعود ہیں جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی تھی اور اس کے بعد ۲۵ مارچ کو آپ نے ایک رؤیا بیان فرمائی جو ۱۶ اپریل ۱۹۴۴ء کے الفضل میں شائع ہوئی۔ اس رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

"کوئی اہم بات مجھے رؤیاء میں بتائی گئی۔ (جو اس کے بعد میرے ذہن سے نکل گئی) اور اس کے متعلق کہا گیا کہ وہ اس انکشاف (یعنی پسر موعود کے انکشاف) کے پانچ سال کے عرصہ میں ہوگی۔ اور بتایا گیا کہ ازل سے یہی مقدر تھا کہ وہ دونوں باتیں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح جڑی ہوئی ہوں جس طرح دو چیزوں کو آپس میں باندھ دیا جاتا ہے۔ کوئی بات تھی جو میرے ذہن سے نکل گئی۔ مگر اس کے متعلق رؤیا میں بار بار اور تکرار کے ساتھ بتایا گیا کہ اس انکشاف کے پانچ سال کے عرصہ تک وہ ہوگی۔ یہ نہیں کہ پانچ کے عین خاتمہ پر ہوگی لیکن بہرحال پانچ سال کے ساتھ اس کا تعلق ہے اور رؤیا میں مجھے یوں محسوس ہوا۔ کہ گویا جس طرح سمندر میں (Dhow) وغیرہ کو چٹان سے باندھا جاتا ہے۔ اسی طرح اس اہم امر کو مصلح موعود کی پیشگوئی کے انکشاف کے ساتھ باندھا گیا تھا۔ اور پانچ سال یا اس کے ادھر اُدھر قریب زمانہ میں اس کا ظہور ہوگا۔ یا ظہور کی علامات پیدا ہو جائیں گی۔"

(الفضل مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۴۴ء)

۲۴ جون ۱۹۴۴ء کو حضور نے فرمایا کہ میں نے دو رؤیا دیکھیں مگر دونوں بھول گئیں۔ صرف ایک ایک لفظ ان دونوں میں سے یاد رہا۔ ایک میں بار بار بیالیس کا لفظ آتا ہے اور دوسری میں بار بار اڑتالیس کا لفظ ۱۹۴۴ء کے آخر میں میری توجہ اس طرف پھری کہ خدا تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت بہت سے مبارک اور اہم ایام کا جمعہ سے آغاز ہوتا۔ متواتر کئی جمعوں کا غیر معمولی اجتماع ہو رہا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بہت بڑا تغیر ہونیوالا ہے۔ چنانچہ ۱۹۴۴ء کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر مصلح موعود کی پیشگوئی کا انکشاف فرمایا۔

"اور اڑتالیس کا لفظ میرے اس خواب کی طرف اشارہ کرتا ہے جو الفضل میں بھی شائع ہو چکا ہے اور جس میں مجھے بتایا گیا ہے کہ کوئی خاص واقعہ اس انکشاف کے پانچ سال کے قریب یا اس کے بعد ہوگا . . . . . یہ ضروری نہیں کہ ۱۹۴۸ء کے شروع میں ہی اس کا ظہور ہو ممکن ہے ۱۹۴۸ء یا اس کے قریب بعد پیشگوئی پوری ہو جائے۔ بہرحال پانچ سال کے بعد احمدیت کی نمایاں کامیابی کے متعلق خدا تعالیٰ کا کوئی نشان ظاہر ہونے والا ہے۔ یا اس سال اس کامیابی کا بیج بو دیا جائے گا۔ اور اس طرح اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے ۱۹۴۸ء نہایت ہی اہم ہوگا۔"

(الفضل ۸ جولائی ۱۹۴۴ء)

اس رؤیا میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۴۸ء یا اس کے قریب میں ایک نہایت ہی اہم واقعہ ہوگا۔ جو جماعت احمدیہ کی کامیابی کا باعث ہوگا۔ اور پہلی خواب میں بتایا گیا ہے کہ وہ مارچ ۱۹۴۴ء سے پانچ سال تک ہوگا۔ اور یہ کہ اس نشان کا تعلق پسر موعود کے انکشاف کے ساتھ ہوگا اور اس تعلق کے Dhow کے تعلق کی طرح ہونے سے یہ مراد ہے کہ جس طرح Dhow کو دیکھ کر جہازوں کو خطرناک جگہوں سے بچایا جاتا ہے۔ اسی طرح وہ نشان جماعت کی ترقی کے پیش نظر جو مصلح موعود کے وجود کے ساتھ وابستہ ہے Dhow کا کام دے گا جس سے جماعت تتر بتر اور منتشر ہونے سے بچ جائے گی۔ اب یہ معلوم کرنا کہ وہ کونسا اہم واقعہ یا نشان ہے۔ جو ۱۹۴۴ء سے پانچ سال کے بعد یا اس کے قریب ظاہر ہوا۔ کوئی مشکل نہیں ہے صاف ظاہر ہے کہ وہ نشان مرکز سے ہجرت اور نئے مرکز کا بنانا ہے۔

حضور کے اس اہم واقعہ کے متعلق رؤیا میں بتایا گیا۔ کہ ازل سے مقدر تھا کہ وہ دونوں باتیں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح جڑی ہوئی ہوں جس طرح دو چیزوں کو آپس میں باندھ دیا جاتا ہے۔ اور وہ چیز جو مصلح موعود کے انکشاف کے ساتھ جڑی ہوئی ہے وہ ہجرت اور نیا مرکز ہی ہے۔ کیونکہ سلسلہ محمدیہ از روئے قرآن مجید سلسلہ موسویہ سے مشابہت رکھتا ہے اور جیسا کہ موسوی سلسلہ کے بانی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہجرت کرنا پڑی ویسے ہی آپ کے مثیل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہجرت کی اور جیسا کہ موسوی سلسلہ کے آخری خلیفہ یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے ہجرت کی ویسے ہی ضروری تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ہجرت کرتے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت آدمؑ سے مشابہت ہے اور آپ کا نام الہامات میں آدمؑ بھی رکھا گیا۔ اور جیسے آدم علیہ السلام کو ہجرت کرنا پڑی تھی۔ ویسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بھی ہجرت مقدر تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص مصالح کے ماتحت اس ہجرت کو جو آپ کے لئے ازل سے مقدر تھی آپ کے خلیفہ ثانی مصلح موعود کے وقت پر ڈال دیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں:۔

"انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے۔ لیکن بعض رؤیاء نبی کے زمانے میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اس کی اولاد یا کسی متبع کے ذریعہ سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔" (تذکرہ صفحہ ۵۱۷)

اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مثال پیش کر کے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ اگر آپ کے خلیفہ ثانی کو ہجرت کرنی پڑے تو ان کی ہجرت ایسی ہوگی جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں قیصر و کسریٰ کی کنجیوں کا آنا گویا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں آنا تھا۔

اگرچہ رؤیاء میں اس بات کے ظہور کے لئے مصلح موعود کے انکشاف کے بعد پانچ سال کی مدت بتائی گئی ہے لیکن ۱۹۴۷ء میں ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو ایک رؤیا دکھائی جس میں قادیان پر غنیم کے حملہ کرنے کا ذکر ہے اور یہ کہ آپ قادیان سے باہر ہیں اور آپ ایک مقام پر چلے گئے ہیں (اور یہ مقام میرے نزدیک لاہور ہے۔ شمس) لیکن آپ اس مقام کو بھی محفوظ خیال نہیں کرتے۔ پھر شیخ محمد نصیب صاحب آپ کو خواب میں ملتے ہیں آپ نے ان سے لڑائی کا حال معلوم کیا۔ "انہوں نے کہا دشمن غالب آ گیا ہے۔ میں کہتا ہوں مسجد مبارک کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا مسجد مبارک کا حلقہ اب تک لڑ رہا ہے۔ میں نے کہا اگر مسجد مبارک کا حلقہ اب تک لڑ رہا ہے تب تو کامیابی کی امید ہے۔"

پھر حضور سے حافظ محمد ابراہیم صاحب ملتے ہیں جو بتاتے ہیں کہ جالندھر میں بڑی تباہی آئی ہے اور ایک منشی غیر احمدی پٹواری یا گوردا ولد کا بار بار ذکر کرتے ہیں کہ اس نے بھی اسی طرح کہا ہے۔

"میں خواب میں بڑا گھبراتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ وقت حفاظت کے لئے انتظام کرنے کا ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ کوئی مرکز تلاش کیا جائے" لیکن حافظ صاحب نے پھر منشی جی کی باتیں شروع کر دیں اور بالآخر کہا "منشی جی کہتے تھے کہ ہماری تو آپ کی جماعت پر ہی نظر ہے۔ میں نے کہا بس اتنی ہی بات تھی نہ کہ منشی جی کہتے تھے کہ اب ان کی جماعت احمدیہ پر ہی نظر ہے یہ کہہ کر میں انتظام کرنے کے لئے اٹھا اور چاہا کہ کوئی مرکز تلاش کروں کہ میری آنکھ کھل گئی۔"

(باقی صفحہ ۸ کالم اول پر)

ملکی مفاد سے کھیلنے والے عناصر کا مخدوش اندازِ فکر

ایک خطرناک رجحان اور اس کے فوری انسداد کی ضرورت

(منقول از ہفت روزہ رفتار زمانہ لاہور ۱۳ فروری ۱۹۵۱ء)

تقسیم برصغیر سے قبل کچھ مسلمان ایسے بھی تھے۔ جو پاکستان کے نظریہ کے سرے سے مخالف تھے۔ وہ نہ صرف ذہنی طور پر اس نظریہ کو اپنانے کے لئے تیار نہ تھے۔ بلکہ اغیار کے ساتھ مل کر اسکو ناکام بنانے میں ایڑی چوٹی کا زور بھی لگاتے رہے۔ ان کی خواہشات اور مخالفانہ جدوجہد کے باوجود پاکستان عالم وجود میں آیا، اور اب بفضلہ وہ ایک آزاد، خود مختار مملکت کی حیثیت سے شاہراہِ ترقی پر گامزن ہے۔

پاکستان کی مسلم لیگی حکومت نے ایسے تمام مخالف عناصر کے ساتھ شروع دن سے ہی نہایت رواداری کا سلوک کیا اور محض اس بناء پر کہ ماضی میں ان کا رویہ سخت معاندانہ تھا۔ ان سے قطعاً کوئی باز پرس نہ کی۔ اس نے تلافیٔ مافات کے لئے یہی کافی سمجھا کہ وہ نئے حالات کے مطابق اپنی روش میں از خود تبدیلی کر لیں۔ اور آزاد شہریوں کی طرح، نئی مملکت کے تحفظ و بقاء کے لئے کوشاں رہیں ان میں سے بعض نے اس رواداری کی قدر کرتے ہوئے اپنے آپ کو نئے ماحول کے سانچے میں ڈھال لیا۔ لیکن بعض عناصر اپنی افتادِ طبع کے باعث نئے ماحول اور نئے تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگی اختیار نہ کر سکے۔

ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ احرار آرگن "آزاد" کی موجودہ روش نے مجلس احرار کو موخر الذکر عناصر کی صف میں لا کھڑا کیا ہے اس ضمن میں بالخصوص "آزاد کا افضل حق نمبر" ہمارے پیش نظر ہے۔ جس میں چوہدری افضل حق صاحب مرحوم کے سیاسی نظریات کو اس رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ کہ جس سے نظریۂ پاکستان اور خود قائدِ اعظم کی ذاتِ والاصفات پر حرف آتا ہے۔ چنانچہ ایک مضمون نگار صاحب ص۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج اگرچہ وہ (چوہدری افضل حق مرحوم) ہم میں موجود نہیں، لیکن وہ راستہ جو انہوں نے ہمارے لئے تجویز کیا تھا، آج بھی ہمارے سامنے ہے اور ہم آج ان کے فرمودات روشنی میں اسی راستے پر گامزن ہیں"

(افضل حق نمبر ۳۱ جنوری ۱۹۵۱ء)

اب کون نہیں جانتا کہ چوہدری افضل حق مرحوم بے شمار اوصاف کے باوجود قائدِ اعظم، نظریۂ پاکستان کے شدید مخالفوں میں سے تھے انہوں نے مجلس احرار کو جس راستے پر چلائے رکھا اور جس پر آئندہ بھی چلنے کی تلقین کی۔ وہ پاکستان سے بالکل علیحدہ تھا۔ انہوں نے قائد اعظم کو بے درد، دہشت پسند اور اول درجے کا فرقہ باز قرار دیا۔ پاکستان کی تجویز کو کہیں "بم" کے نام سے یاد کیا تو کبھی اسے شکست خوردہ ذہنیت کا نتیجہ ٹھہرایا کبھی اسکے لئے دام تزویر کا لقب تجویز ہوا۔ تو کبھی اسے جنت الحمقاء کے نام سے پکارا گیا۔ پھر انہوں نے واضح الفاظ میں مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا کہ وہ پاکستان کی خیالی سکیم کی خاطر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔ اور ملک کو کسی حالت میں بھی تقسیم نہ ہونے دیں۔ چنانچہ ان کی مشہور کتاب "پاکستان اور اچھوت" کے مندرجہ ذیل اقتباسات اس پر گواہ ہیں۔

(۱) "مسٹر جناح نے ایک بے درد دہشت پسند کی طرح ہمارے درمیان ایک بم پھینکا ہے جس سے انتشار اور ابتری پیدا ہو گئی ہے حالانکہ آج متحدہ عمل، وقت کی سب سے بڑی ضرورت تھی۔ کٹر قوم پرست جناح اول درجہ کا "فرقہ پسند" بن چکا ہے۔ ہمیں اس سوال پر اچھی طرح سوچ وچار کرنی چاہیئے مسٹر جناح کی زیر قیادت مسلم لیگ نے تقسیم ہند کی جو قرار داد منظور کی ہے اسے اگر کلیتہً شر انگیز نہیں کہا جا سکتا تو کم از کم اسے مصلحتِ وقت کے خلاف ضرور کہا جا سکتا ہے۔ یہ اس امر کا بدیہی ثبوت ہے کہ ہندوستانی سیاست ایک سخت مرض میں مبتلا ہے۔ جناح ایک ہوشیار سیاستدان ہے اور اس نے ہندوستان کی دو بڑی قوموں کی چپقلش سے پورا فائدہ اٹھایا ہے اور زخم پر پھاہا رکھنے کی بجائے خنجر سے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا مناسب سمجھا ہے"

(۲) "میں مسلم لیگ کو ہمیشہ کاہلوں اور مفت خوروں کی ٹولی" سمجھتا رہا ہوں، انہوں نے پاکستانی سکیم کے خوفناک نتائج پر غور نہیں کیا۔ وہ نہایت اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہوا میں قلعے تعمیر کر رہے ہیں۔ وہ دیانتداری کے ساتھ اس امید میں مگن ہیں کہ حکومت برطانیہ پاکستان کو ان کے لئے آرام دہ وطن بنا دے گی۔ بیوقوفوں کی جنت میں بسنے والے ہاتھ پر ہاتھ دھرے فائدے کی امید میں بیٹھے رہتے ہیں"

(۳) "اپنے ہندو ہم وطنوں کی خدمت کرنے سے کبھی دریغ نہ کرو۔ تمہیں معلوم رہنا چاہیئے کہ پاکستان سکیم شکست خوردہ ذہنیت کا نتیجہ ہے۔"

(۴) "ہندوستان کی تقسیم کا نعرہ دراصل ان تینوں قوموں کے اعلیٰ طبقات کا نعرہ ہے۔ یہ خیال غلط ہے کہ یہ کوئی فرقہ وارانہ مطالبہ ہے بلکہ یہ ایک دام تزویر ہے۔ جو اسلئے پھیلایا گیا ہے۔ کہ کہیں غریب طبقے اپنے ذہن و دماغ اور اپنی تمام تر قوتیں سماجی اور اقتصادی انصاف کے اہم مسائل پر مرکوز نہ کر دیں"۔

(۵) لیکن یہ موعود گھر (پاکستان) کہاں ہے؟ اس کا حدود اربعہ کیا ہے؟ کسی شخص کو ان چیزوں کا علم نہیں اور شاید قیامت تک نہ ہو ہمیں "سراب" کے پیچھے نہیں بھاگنا چاہیئے، بلکہ مضبوط اخلاق کے مالک، اچھے شہریوں کی طرح ہندوستان میں رہنا چاہیئے"۔

پاکستان کے قیام پر تین سال گزرنے کے بعد کسی کا یہ کہنا کہ وہ آج بھی چوہدری افضل حق مرحوم کے فرمودات کی روشنی میں ان کے بتائے ہوئے راستہ پر گامزن ہے، ایک سچے پاکستانی کی شان کے خلاف ہے۔ اس کا تو یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ احرار پاکستان میں رہنے کے باوجود تقسیم برصغیر کو دل سے تسلیم نہیں کرتے اور تاحال چوہدری صاحب مرحوم کے خیالی ہندوستان میں مقیم ہیں جس میں پاکستان کے علیحدہ وجود کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔

یہی مضمون نگار آگے چل کر موجودہ سیاسی صورت حال سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آج اگر چوہدری صاحب زندہ ہوتے تو بہت ممکن ہے۔ بلکہ میں توثیق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ سیاست کا رخ کچھ اور ہوتا۔ اور موجودہ صورت حالات جس سے آج ہم اس قدر نالاں ہیں، پیدا نہ ہوتی"

موجودہ صورت حال سے، جو یقیناً تقسیم کا براہ راست نتیجہ ہے۔ بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہنا کہ اگر چوہدری صاحب زندہ ہوتے۔ تو سیاست کا رخ کچھ اور ہوتا، صاف اسبات کی طرف اشارہ ہے کہ ان کے جیتے جی کبھی پاکستان نہ بن سکتا اور صورت حال سے اس درجہ بیزاری کی کیفیت کبھی پیدا نہ ہوتی۔

اسی طرح ایک اور مضمون نگار نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ پاکستان بننے سے مسلمانوں کو فائدہ کم اور نقصان زیادہ پہنچا ہے اور یہ کہ چوہدری افضل حق صاحب مرحوم کی سیاسی بصیرت نے اس امر کو برسوں پہلے بے نقاب کر دیا تھا۔ اس لئے وہ قیام پاکستان کے آخر دم تک مخالف رہے اور مسلمانوں کو مضبوط اخلاق کے مالک اور اچھے شہریوں کی طرح ہندوستان میں ہی رہنے کی تلقین کرتے رہے۔ مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں:۔

"پاکستان کا تخیل ابھی انگڑائیاں لے رہا تھا۔ افضل کی آنکھ پُرنم تھی وہ قوم کی کٹتی ہوئی، بھاگتی لٹتی ہوئی دوشیزگی اور بلکتے ہوئے بچپنے کو دیکھ رہی تھی۔ افضل حق نے غالباً اگست ۱۹۴۷ء کا سانحہ ۱۹۴۲ء میں برداشت نہ کرتے ہوئے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ آپ کی انگریزی تصنیف "دو قوموں کی تھیوری" کا مطالعہ فرمایئے، آپ نے ہونے والے واقعات کی چار پانچ سال قبل عریاں تصویر کشی کی ہے۔ کوئی مسلمان پیش کیجئے جس نے ہونے والے واقعات کا اندیشہ تک ظاہر کیا ہو۔ لیکن افضل کی آنکھ فضاؤں سے سب کچھ دیکھتی اور لرزتی رہی"

("آزاد" ـــ (افضل حق نمبر) ـــ ۳۱ جنوری ۱۹۵۱ء صفحہ ۹)

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج جبکہ پاکستان کی ہمہ گیر ترقی پر دنیا رشک کا اظہار کر رہی ہے۔ خود پاکستان میں رہنے والے بعض حضرات ایسے ہیں جو نہایت سلیقے سے درپردہ اس امر کی تلقین کر رہے ہیں کہ ہمارا قیام پاکستان سے قبل ہی مر جانا بہتر تھا اگر یہ چیز نہ ہوتی تو افضل حق مرحوم، داعیٔ اجل کو کبھی لبیک نہ کہتے (گویا خدا تعالیٰ کے ہاں جانے سے صاف انکار کر دیتے) پاکستان میں رہنے پر موت کو ترجیح دینا اس سے زیادہ پاکستان کی تحقیر اور خدا تعالیٰ کی ناشکری نہیں ہو سکتی۔

ایک اور صاحب نے اپنے مضمون میں نہایت صفائی سے نہرو رپورٹ کی مخالفت کرنے والوں کو قصر برطانیہ کے ستونوں اور چند روپہلے سکوں کی جھلک پر ضمیر فروشی کرنے والے قرار دیا ہے۔ حالانکہ بابائے حریت مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی اور خود قائداعظم محمد علی جناح نے نہرو رپورٹ کی مخالفت کی اور اسی مخالفت کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ ہندوستان کی سیاست میں ایک انقلاب عظیم کی بنیاد پڑی۔ اور وہ عظیم الشان تنظیم عمل میں آئی کہ جس کی بدولت بالآخر پاکستان قائم ہوا۔

مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں:۔

"۱۹۲۸ء میں نہرو رپورٹ مرتب ہوئی۔ تو چوہدری افضل حق صاحب مرحوم نے اس سکیم کی حمایت کی۔ قصر برطانیہ کے وہ ستون جنہوں نے چند سنہری سکوں کی جھنکار کی خاطر ضمیر فروشی کر رکھی تھی، آپ کے خلاف ہو گئے"

(افضل حق نمبر ص۱)

دنیا جانتی ہے کہ جب نہرو رپورٹ شائع ہوئی اور

موصی صاحبان توجہ فرمائیں

مندرجہ ذیل موصی صاحبان کی رقوم ان کے وصیت نمبر نہ ملنے کی وجہ سے بغیر اندراج پڑی ہوئی ہیں۔ لہذا اُن کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے وصیت نمبر سے دفتر کو اطلاع دیں۔ اور اگر اُن کو اپنے نمبر وصیت معلوم نہ ہو سکیں۔ تو پھر کم از کم اپنی ولدیت معہ سابقہ سکونت کے تحریر فرمائیں۔ تاکہ اُن کی ادا کردہ رقم کا اندراج اُن کے کھاتہ جات میں ادا کر دیا جائے۔

نیز اطلاع دیتے وقت مندرجہ کوپن نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ کیونکہ بغیر کسی کوپن نمبر اور تاریخ کے کسی رقم کا تلاش کرنا مشکل ہے۔ (سیکرٹری دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ ضلع جھنگ)

عبد الرشید آڈیٹر راولپنڈی ۵۹۵۶ ۲/۵۰ ۱۱۴/۷/۲۸

رضیہ سلطانہ میانوالی ۵۰۹۱ ۲/۵۰ ۲۸ ۱/-

شریف احمد صاحب " " ۹/-

نواب الدین مدرسہ حقیقہ گوجرانوالہ ۵۰۹۴ ۲/۵۰ ۲۸ ۲۰/-

ڈاکٹر برکت علی منظور میڈیکل ہال ۵۱۰۳

فورٹ عباس ریاست بہاولپور ۲/۵۰ ۲۸ ۲۰/-

محمد اسحاق راولپنڈی ۵۱۸۹ ۳/۵۰ ۲ ۱۰/-

قریشی محمد عبد اللہ " ۵/۰

جلال الدین " ۱۰/-

عبد الوحید خان گوجرخان جہلم ۵۱۹۱ ۳/۵۰ ۲ ۵/-

شیخ محمد امین گوجرانوالہ ۵۲۴۲ ۳/۵۰ ۶ ۷۰/-

محمد عبد اللہ شجاع آباد ملتان ۵۲۷ ۳/۵۰ ۹/۴/-

محمد عبد اللہ مظفر گڑھ ۵۲۷۶ ۳/۵۰ ۸ ۱۱/-

حوالدار نذیر احمد E.M.E.P.

سیالکوٹ چھاؤنی ۵۶۱ ۳/۵۰ ۱۱ ۸/۴/-

میاں علم الدین منڈی بہاء الدین

گجرات ۵۵۷۵ ۳/۵۰ ۱۲ ۱/-

بہادر شاہ بھگلہ ضلع ہزارہ ۵۵۷۹ ۳/۵۰ ۱۳ ۲۸/۸/-

محمد شریف حافظ آباد گوجرانوالہ ۵۶۰۵ ۳/۵۰ ۱۵ ۳۳/-

شیخ رحمت اللہ اوکاڑہ منٹگمری ۵۰۸ ۳/۵۰ ۱۶ ۵/-

میاں روشن دین " " ۳۰/-

نور محمد صاحب " " ۱۶/-

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ " " ۴۰/-

جی اے خان صاحب F.A.P.A.R پشاور ۳۲۱۹ ۳/۵۰ ۱۸ ۱۰/-

والد ظفر اللہ خان صاحب کلرک

جی۔ ٹی۔ او راولپنڈی ۵۴۷۰ ۳/۵۰ ۱۹ ۴۳/-

مبارک احمد نوشہرہ چھاؤنی ۵۰۴۴ ۳/۵۰ ۲۰ ۱/-

اے۔ ایم۔ فضل کریم ڈھاکہ بنگال ۵۴۶ ۳/۵۰ ۲۰ ۱۲/-

نیاز مین احمد خان صاحب " " " ۳/۲/-

زینب بی بی صاحبہ گھیانہ جھنگ ۵۵۰۵ ۳/۵۰ ۲۱ ۱/-

سلامت بی بی " " " ۱/-

جنت بی بی " " " ۱/-

حسین بی بی سمندری لائلپور ۵۵۰۹ ۳/۵۰ ۲۲ ۶/-

غلام احمد گوجرانوالہ ۸۶۵۲ ۳/۵۰ ۲۲ ۶/-

چوہدری منور احمد صاحب کراچی ۸۲۹۸ ۳/۵۰ ۲۳ ۱۱/۸/-

شیخ نذیر احمد " " " ۱۶/-

دین محمد مانگا سیالکوٹ ۵۰۰۸

[illegible] ۳/۵۰ ۲۳ ۴/۱۲/-

قائم الدین مانگا سیالکوٹ ۵۰۰۸ ۳/۵۰ ۲۳ ۱۱/۱۱

محمد بخش " " " ۱۱/۱۱

میاں خان صاحب " " " ۸/-/-

اہلیہ صاحبہ ملک بشیر احمد اسلامیہ پارک لاہور ۵۵۴۸ ۳/۵۰ ۲۴ -/۸/-

مولوی نذیر احمد صاحب " " " ۱۷/-

رسول بی بی نوکوٹ سندھ ۵۵۷۹ ۳/۵۰ ۲۷ -/۸/-

مولوی عبد الکریم جی۔ بی ہائی سکول

ڈوسیلی ۵۵۸۵ ۳/۵۰ ۲۷ ۷/۱۰

برکت علی ریلوے سیالکوٹ ۵۶۱۶ ۳/۵۰ ۲۸ ۱۵/-

نور حسن دیہہ بھیلو کرنا

حیدر آباد سندھ ۵۶۳۳ ۳/۵۰ ۲۹ ۱۰۶/-

عبد الوحید خان صاحب گوجرخان

راولپنڈی ۵۶۶۵ ۳/۵۰ ۳۱ ۵/-

وصیت:- وصیت منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہے۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۸۴۴۴ :- میں برکت بی بی زوجہ محمد حسین صاحب عمر ۲۲ سال ساکن چک نمبر ۵ ڈاکخانہ چک نمبر ۵ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ایک عدد راس بھینس بعوض حق مہر قیمتی مبلغ -/۱۸۰ روپے زیور طلائی قیمتی -/۱۰ روپے اور دیگر زیورات چاندی قیمتی -/۱۷ روپے کل جائداد کی قیمت ۲۰۷ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائداد پیدا کروں۔ اس پر اور متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد:- برکت بی بی زوجہ محمد حسین چک نمبر ۵ ضلع لائلپور (نشان انگوٹھا) گواہ شد:- محمد حسین خاوند موصیہ (نشان انگوٹھا) گواہ شد:- خدا بخش پریذیڈنٹ جماعت چک نمبر ۵ ڈاکخانہ ۵ کھانہ ضلع لائلپور۔

لجنہ اماء اللہ لاہور کی ممبرات احتیاط سے کام لیں

تمام احمدی بہنوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چندہ دیتے وقت احتیاط سے کام لیں۔ اور صرف انہیں چندہ دیں۔ جن کے پاس صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ لاہور کی مہر شدہ رسیدیں ہوں۔ اور چندہ ادا کرتے وقت رسید کو غور سے دیکھ لیا کریں۔

(سیدہ حفیظۃ الرحمٰن جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

اقوال و افکار

"قائد اعظم محمد علی جناح ؒ ...... ان معدودے چند اشخاص میں سے تھے جن کا نام ابد الآباد تک زندہ رہے گا۔"

(مسٹر ڈی ون جان ہائی کمشنر برطانیہ خیر سگالی مشن ویت نام قائد اعظم ؒ کے مزار پر تقریر)

"قائد اعظم ایک ایسی شخصیت تھے۔ جنہیں خداوند تعالیٰ نے اسلام کو نئی زندگی بخشنے کے لئے منتخب کیا تھا"

(آقائے مخزور دائی گیلانی قائد اعظم ؒ کی سالگرہ پر ریڈیو تہران سے اردو میں تقریر)

"کشمیر کا تنازعہ حل نہ ہونے کی وجہ نہرو کی ہٹ دھرمی ہے۔"

(روزنامہ "نیشن" رنگون مسئلہ کشمیر پر اداریہ)

"کشمیر میں فوجوں کے زبردست مصارف کی بنا پر ہندوستان کی مالی حالت متزلزل ہو گئی ہے"

(اخبار "واشنگٹن پوسٹ" کا اداریہ)

"کشمیر میں انتخابات کے متعلق نہرو اور عبد اللہ کے منصوبے بالکل ان انتخابات سے مشابہ ہیں۔ جن کے ذریعہ ہٹلر نے آسٹریا پر اپنے قبضہ کو قانونی شکل دینے کی کوشش کی تھی"

(نیویارک ورلڈ ٹیلیگرام مورخہ ۲۵ جنوری جیمز ڈینیل اسکریپس کا مسئلہ کشمیر پر مقالہ)

"مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں مسٹر لیاقت علی خان نے پنڈت جواہر لال نہرو کے مقابلے میں زیادہ معقول پسندی کا ثبوت دیا ہے"

(کرسچین سائنس مانیٹر (بوسٹن امریکہ) مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۵۱ء)

"پنڈت نہرو اقوام متحدہ سے تو یہ اصرار کرتے ہیں کہ اسے کمیونسٹ چین سے گفتگو ضرور جاری رکھنا چاہیئے۔ اور خود پاکستان سے اپنے علاقہ جاتی تنازعات کے تصفیہ کی ہر پیشکش کو مسترد کر رہے ہیں"

جیمس ڈینیل

(واشنگٹن ڈیلی نیوز مورخہ ۲۴ جنوری میں)

"ہندوستان کی خواہش ہے۔ کہ دیگر ملکوں کو مسئلہ کوریا کے متعلق رائے دینے کا حق ہونا چاہیئے لیکن مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں وہ کسی دوسرے کی ذرا سی بات بھی سننے کو تیار نہیں ہے"

(تہران کے اخبار "کیہان" کا تبصرہ)

"ہندوستان اور پاکستان ایک دوسرے کے قریب ترین ہمسایہ ہیں اور میری دلی خواہش ہے کہ ہم دونوں اچھے ہمسایوں کی طرح زندگی گذاریں"

(ہز ایکسلنسی الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان جمہوریہ ہندوستان کی پہلی سالگرہ کی تقریب کے موقعہ پر)

"کابل کا حکمران خاندان ملک کے جمہوری عنصر کو ختم کرنے پر تلا ہوا ہے"

(افغانی فوج کے تین افسروں کا بیان)

"پختونستان کا ڈھونگ کابل کے حکمران طبقہ ہی نے کھڑا کیا ہوا ہے لیکن افغانستان کے عوام پر اس غیر اسلامی پروپیگنڈے کا کوئی اثر نہیں ہے۔"

(افغانی فوج کے تین افسروں کا بیان)

"افغانستان میں پریس کا گلا گھونٹ دیا گیا ہے۔ اور وہاں تقریر اور اظہار خیال کی آزادی مفقود ہے"

(مارکزئی قبیلے کے جرگہ کی قرارداد)

"ہمارا اولین مقصد اپنی ذہنی اخلاقی اور مادی وسائل سے پورا پورا کام لینا ہے۔"

(پروفیسر احمد شاہ بخاری)

"اقتصادی لحاظ سے پاکستان ایک اہم ملک ہے کیونکہ یہاں دیگر ایشیاء کے علاوہ دنیا میں پٹ سن کا تین چوتھائی حصہ پیدا ہوتا ہے۔"

مسٹر ٹیز

(اخبار "ٹیکساس پوسٹ" میں "پاکستان۔ ایشیا کا دل" پر تبصرہ)

"صنعتوں کی ترقی سے ملک نہ صرف اہم اشیاء کے سلسلے میں خود کفیل ہو جائے گا۔ بلکہ اس سے کثیر تعداد میں اشخاص کو روزگار بھی حاصل ہو جائیگا

....

.... اور اس طرح ان کا معیار زندگی بلند ہونے میں مدد ملے گی۔"

(ہز ایکسلنسی الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان کراچی میں زیب تن ٹکسٹائل مل کی افتتاح پر)

"روئی کے کاشتکار کی آمدنی میں کافی اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے لئے عمدہ بیج مہیا کئے جائیں۔ اور زراعت اور کھاد تیار کرنے کے متعلق اُسے مشورہ دیا جائے گا۔"

(آنریبل مسٹر عبد الستار پیرزادہ وزیر غذا و زراعت پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف کاٹن ریسرچ کا سنگ بنیاد رکھنے کے موقع پر)

"دنیا کی ذہنی قیادت یونیورسٹیاں کرتی ہیں چنانچہ ان پر ایک عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے"

(آنریبل مسٹر فضل الرحمٰن وزیر تجارت و تعلیم "یونیورسٹی کا نظم و نسق" کے متعلق ایک مباحثہ کے افتتاح پر)

"بنی نوع انسان جس سکون قلب کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ وہ دیگر اقوام کی روحانی و ثقافتی کامیابیوں سے استفادہ کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے"

(آنریبل مسٹر فضل الرحمٰن وزیر تعلیم حکومت پاکستان برطانوی کتابوں اور رسالوں کی نمائش میں)

"کتابیں جو انسان کی علمی تحقیق کا ماحصل ہیں۔ قوموں کی ثقافتی عظمت کا بین ثبوت ہوتی ہیں"

(آنریبل مسٹر فضل الرحمٰن وزیر تعلیم حکومت پاکستان)

قابل توجہ انسپکٹران بیت المال

تمام انسپکٹران کو جلسہ سالانہ کے بعد دورہ پر روانہ ہوتے وقت خاص طور پر ہدایت دی گئی تھی کہ حسب قدر جلد ممکن ہو اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں کے بجٹ سال آئندہ ۵۲-۱۹۵۱ء تشخیص کر کے ارسال مرکز کریں لیکن باوجود اس ہدایت کے اور ان کے امید دلانے کے آج ۱۴ فروری ۱۹۵۱ء تک مندرجہ ذیل جماعتوں کے بجٹ مرکز میں نہیں پہنچے۔ جو قابل افسوس امر ہے۔ پس وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کریں۔ اور مشخصہ بجٹ جلد سے جلد مرکز میں بھجوائیں۔

نمبر شمار	نام انسپکٹر	حلقہ	جماعتہائے قابل تشخیص بجٹ
(۱)	چوہدری عبد الرب صاحب غیرت	ضلع لائل پور علاوہ تحصیل جڑانوالہ	(۱) لائل پور شہر (۲) چک ۲۸۷ ج ب (۳) مجھانکا چک ۶۰ تحصیل جڑانوالہ
(۲)	شیخ فیض الرحمٰن صاحب	ضلع شیخوپورہ معہ تحصیل جڑانوالہ	(۱) چک ۱۷ ع چھور ضلع شیخوپورہ (۲) چاندپور قائم آباد ضلع شیخوپورہ (۳) چک ۱۰۱ R.B لقبوانہ تحصیل جڑانوالہ (۴) چک ۶ کھیم سنگھ والہ تحصیل جڑانوالہ (۵) چک ۶۴۴ تحصیل جڑانوالہ
(۳)	مولوی ظفر الاسلام صاحب	ضلع منٹگمری و مضافات لاہور	(۱) چک ۳۰ / 11.L ضلع منٹگمری (۲) چک ۹۶ / 12.L ضلع منٹگمری (۳) چک ۱۷ / 16.L ضلع منٹگمری (۴) چک ۳۶۳ E.B معہ چک ۱۸۳ ضلع منٹگمری (۵) پتوکی ضلع لاہور
(۴)	سید اصغر حسین شاہ صاحب معہ معاون چوہدری سلطان احمد صاحب	ضلع سیالکوٹ علاوہ تحصیل ڈسکہ	(۱) سیالکوٹ شہر (۲) سیالکوٹ چھاؤنی (۳) کالیکے ناگرے ضلع سیالکوٹ (۴) اوربھاگو بھٹی (۵) کھبڈال (۶) کوٹلی ہرنرائن (۷) درگانوالی (۸) غازی پور (۹) بھڑتانوالہ (۱۰) کوروروال (۱۱) گوہد پور (۱۲) چونگ پور (۱۳) سمبڑیال (۱۴) بھاگووال
(۵)	سید اعجاز احمد صاحب	ڈیرہ غازیخان، ملتان ریاست بہاولپور	(۱) بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخان (۲) چک ۷۶ P.N بہاولپور (۳) چک ۱۳۲ گھمی (۴) چک ۱۶۳ W.B ضلع ملتان (۵) کیٹرور پکا ضلع ملتان
(۶)	چوہدری محمد شجاعت علی خاں صاحب (معاون سید اصغر حسین صاحب) (بابو فقیر اللہ صاحب زیری)	لاہور	(۱) مغلپورہ (۲) مسلم ٹاؤن (۳) ماڈل ٹاؤن (۴) کرشن نگر (۵) باغبانپورہ (۶) دہلی گیٹ موچی گیٹ (۷) اسلامیہ پارک (۸) پرانی انارکلی (۹) راج گڑھ چوبرجی (۱۰) بھاٹی گیٹ (۱۱) دھرم پورہ (۱۲) نیلا گنبد (۱۳) سول لائنز
(۷)	قاضی خورشید الرب صاحب	سندھ	(۱) بلوکرنا نور نگر (۲) باندھی عرف گوٹھ محمد علی خان (۳) طالب آباد (۴) جمال پور (۵) کمال ڈیرہ (۶) صوبہ ڈیرہ (۷) گوٹھ نتھے خان (۸) نور آباد اسٹیٹ (۹) کرنڈی (۱۰) دیہہ چیا (۱۱) بدین
(۸)	مولوی محمد سعید صاحب	صوبہ سرحد، راولپنڈی، کیمل پور	(۱) راولپنڈی ہر حلقے (۲) ٹل صوبہ سرحد (۳) مالاکنڈ صوبہ سرحد (۴) گوجر خان ضلع راولپنڈی (۵) جنگا بنگیال (۶) کیمل پور (۷) منڈوال ضلع کیمل پور (۸) سگرال (۹) پنڈوری (۱۰) مانسیر کیمپ
(۹)	چوہدری سلطان احمد صاحب	گوجرانوالہ معہ تحصیل ڈسکہ	پریم کوٹ

(ناظر بیت المال)

بقیہ صفحہ ۵

ملکی مفاد سے کھیلنے والے عناصر کا مخدوش انداز فکر

بعض نیشنلسٹ مسلمان وہ تھے جن میں سے ایک چوہدری افضل حق صاحب بھی تھے۔ اس کی حمایت میں پروپیگنڈا شروع کیا۔ تو مسلمانان ہند کی اکثریت نے علی برادران اور قائد اعظم کی سرکردگی میں ان نیشنلسٹ مسلمانوں ...... کی شدید مخالفت کی۔ اور مسلمانوں کے درمیان باہم آویزش کا بازار گرم رہا۔

اس کے ثبوت میں ہم مولانا خدا بخش اظہر امرتسری چیف ایڈیٹر روزنامہ "زمیندار" کی کتاب "مسلم لیگ" میں سے چند ایک اقتباس نقل کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

"مئی ۱۹۲۸ء میں نہرو رپورٹ شائع ہوئی آل پارٹیز کانفرنس کا اجلاس دہلی میں منعقد ہوا جس میں مسٹر جناح نے شرکت کی آپ نے مسلمانوں کا مطالبہ استدلال کی انتہائی قوت کے ساتھ پیش کیا۔ جس کی تسلیم پر نہ ہندو مہاسبھا آمادہ ہوئی۔ نہ کانگریس نے اظہار پسندیدگی کیا۔ جناح صاحب نے کانگریس اور ہندو مہاسبھا کے مقابلہ کی ٹھان لی۔ مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی، کانگرس سے ہٹ کر آپ کے حامی بن گئے بالآخر آپ نے اپنے ۱۴ چودہ نکات پیش کئے۔ یہ وہی نکات ہیں کہ جنہیں ہندوستان کی اسلامی سیاست کا سنگ بنیاد کہا جا سکتا ہے۔ جناح صاحب کی مخالفت کا یہ اثر ہوا کہ نہ سائمن کمیشن نے نہرو رپورٹ کی اہمیت کا اعتراف کیا اور نہ حکومت برطانیہ نے اسے قابل اعتنا سمجھا۔ (صفحہ ۱۱)

۲۔ ایک طرف کانگرس اور نیشنلسٹ نہرو رپورٹ کی حمایت میں پروپیگنڈا کرنے لگے۔ دوسری طرف مولانا محمد علی اور مسلم لیگیوں نے طوفان مخالفت برپا کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کے اکثر جلسوں میں باہم آویزش کا بازار گرم رہا۔ لیکن نہرو رپورٹ کے مخالفین کی تعداد بہت زیادہ تھی اور ان کا پروپیگنڈا بھی مؤثر صورت اختیار کر چکا تھا" (صفحہ ۱۶)

آج جبکہ پاکستان کو قائم ہوئے تین سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ نہرو رپورٹ کی حمایت گویا سراہنا اور اس بناء پر مخالفت کرنے والوں کو جن میں بابائے حریت مولانا محمد علی جوہر۔ مولانا شوکت علی اور حضرت قائد اعظم بھی شامل تھے، قصر برطانیہ کے ستون اور ضمیر فروش قرار دینا۔ پاکستان میں رہتے ہوئے خود پاکستان کے وجود سے انکاری ہونے کے مترادف ہے۔

ہم اپنے احرار دوستوں سے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وہ خداداد نئے ماحول کا جائزہ لیں، اسکے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اپنی طبیعتوں اور ذہنوں میں اس ماحول کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کریں پاکستان میں ایسے خیالات کا اظہار کر کے اپنے مخدوش انداز فکر کو بے نقاب کرنے سے ملکی مفاد کو نقصان پہنچنا یقینی ہے۔ اگر وہ اپنی طبیعتیں، ذہنی تبدیلی کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو پھر نیا ماحول تلاش کرنا چاہیئے۔ ایسے مہلک خیالات کے لئے پاکستان میں نقصان رساں نظریات کی ... کوشش انتہائی مضر ثابت ہو سکتی ہے۔

آپکی قیمت اخبار فروری ۱۹۵۱ء میں ختم ہے

وی پی کا انتظار نہ کریں قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں

سالانہ ۲۴/- ششماہی ۱۳/- سہ ماہی ۷/- ماہوار ۲/۸ روپیہ۔ اس شرح مذکور کے خلاف جو رقم آئے گی۔ وہ اڑھائی روپیہ ماہوار کے حساب سے درج کی جائیگی۔ (مینجر)

اعلان نکاح

میرے برخوردار عزیز حکیم محمود احمد صاحب کا نکاح حکیم عبد القدیر صاحب کی بھانجی عزیزہ بشریٰ بیگم کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپے مہر پر خانصاحب ذو الفقار علی خان صاحب گوہر نے بمقام لاہور پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے موجب برکت ہو۔ آمین

(حکیم انوار حسین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانیوال)

سیدنا حضرت مصلح موعود کی زندگی

(بقیہ صفحہ ۴)

یہ رویا دوبارہ الفضل مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۷ء میں بالتفصیل شائع ہو چکی ہے۔ اس رویا میں صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان سے ہجرت کی ہے۔ ورنہ نئے مرکز کی تلاش کی ضرورت نہ تھی۔ اور اس خواب میں قادیان میں غنیم کے حملہ اور حلقہ مسجد مبارک کے لڑنے کا جو ذکر ہے وہ گذشتہ فسادات کے موقعہ پر لفظ بلفظ پورا ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان سے لاہور آ چکے تھے اور ۳ اکتوبر کو قادیان پر حملہ ہوا اور حلقہ مسجد مبارک کے سوا باقی تمام حلقے احمدیوں کو چھوڑنے پڑے اور یہ عجیب تصرف الٰہی ہوا کہ حملہ آور شمال کی طرف سے شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے مکان تک پہنچ کر ٹھہر گیا اور مشرق کی طرف سے مولوی عبد المغنی خانصاحب کے مکان سے آگے نہیں بڑھا۔ اور جنوب کی طرف سے راستہ بند تھا۔ کیونکہ ڈھاب پانی سے بھری ہوئی تھی اور مغرب کی طرف سے حملہ کرنے والے مسجد اقصےٰ اور مسجد آرائیاں سے آگے نہیں بڑھے اور یہی حدود حلقہ مسجد مبارک کی تھیں اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے رویا میں دکھایا تھا حلقہ مسجد مبارک کو اپنی حفاظت میں رکھا۔

لاہور جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مقیم تھے۔ وہ بھی ایسا مقام نہیں تھا جہاں جماعت کی صحیح طور سے اسلامی رنگ میں تربیت کی جا سکتی۔ جو جماعت کی ترقی کے لئے ایک بنیادی چیز ہے۔ اس لئے لاہور میں رہائش رکھنے اور اسے مرکز بنانے سے جن مفاسد اور خرابیوں کا پیدا ہونا ممکن تھا ان کے پیش نظر آپ نے مناسب سمجھا کہ کوئی اور جگہ تلاش کی جائے جسے نیا مرکز بنایا جائے۔ چنانچہ آپ کی کوشش کے نتیجہ میں ایک بے آب وگیاہ زمین جو مدتوں سے سرکاری کاغذات میں ناقابل زراعت درج تھی خرید لی گئی تا اسے جماعت احمدیہ کا نیا مرکز بنایا جائے۔ یہ وہی جگہ ہے جو اب ربوہ کے نام سے مشہور ہے اور خواب میں آپ جس نئے مرکز کی تلاش میں نکلے تھے اس کا مصداق ہے۔

ربوہ کی زمین ۱۹۴۸ء میں خریدی گئی۔ اور ۱۹۴۸ء کے آخر میں ہی اس کا نام ربوہ رکھا گیا اور اس کا افتتاح ہوا۔ اور کچھ مرکزی دفاتر بھی اس جگہ آباد ہو گئے۔ اس طرح وہ رویا پوری ہو گئی جس میں بتایا گیا تھا کہ مارچ ۱۹۴۴ء سے پانچ سال کے بعد وہ عظیم الشان امر ظاہر ہو گا۔ جو جماعت کی کامیابی و ترقی کا موجب ہو گا۔ یا اس سال احمدیت کی نمایاں کامیابی کا بیج بو دیا جائے گا۔ اور ظاہر ہے کہ کوئی جماعت بغیر مضبوط مرکز کے ترقی نہیں کر سکتی۔ پس اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کے ذریعہ پانچویں سال میں وہ عظیم الشان کام کروایا جس کے ذریعہ جماعت منتشر اور پراگندہ ہونے سے بچ گئی۔ اور اس نے ایک بار پھر اپنے وجود کو دنیا سے منوا لیا۔ اس نئے مرکز سے وہ پیشگوئی بھی ایک معنی کے لحاظ سے پوری ہوئی جو مصلح موعود کے متعلق تھی۔ کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا۔ چنانچہ اس نئے مرکز سے اسلامی مراکز چار بن گئے جہاں سے علوم قرآن اور تبلیغ اسلام دنیا میں پھیلی اور آئندہ پھیلے گی۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب سے یہ نیا مرکز بنا ہے۔ تب سے ہی مختلف ممالک کے طلباء دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کثرت سے آ رہے ہیں اور بہت سے زائرین بھی آئے ہیں۔

اور اس نشان کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو رویاء کے پورے پانچ سال بعد ربوہ میں اپریل ۱۹۴۹ء میں ہوا تھا۔ آسمان کے ستاروں اور زمین کے ذرات اور تمام حاضرین کو گواہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے خدا نے جس نشان کو ظاہر کرنے کا مجھ سے وعدہ فرمایا تھا وہ اس نے آج پورا کر دیا۔ اس پر حضور اور تمام حاضرین سجدہ شکر بجا لائے فالحمد للہ اولاً و آخراً وظاہراً و باطناً۔

کیا ہندوستان پاکستانی شرح تبادلہ کو قبول کرنے پر آمادہ ہے؟

کراچی ۱۸ فروری۔ یہاں ۱۹ فروری سے پاکستان و ہندوستان کے مابین جو تجارتی گفت و شنید آغاز ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق تجارتی حلقوں کو کامیاب سمجھوتے کی توقعات ہیں۔

بعض صوبوں نے پاکستانی سکہ کی شرح تبادلہ پر ادائیگی کی جس سے اس کا پتہ چلتا ہے کہ حکومت ہند اب پاکستان شرح قبول کرنے کی طرف راغب ہے۔ مثلاً ایک پاکستانی تجارتی فرم کو ایک صوبائی حکومت نے ۸۴ پاکستانی سکوں کے بل کے عوض امپیریل بنک کے توسط سے ابھی ابھی ۱۰ فروری کو ۱۰۰ ہندوستانی سکے ادا کئے۔ برخلاف اسکے اسی حکومت نے اسی تجارتی فرم کو آج سے دو ماہ قبل دو سو پاکستانی سکوں کے عوض دو سو ہندوستانی روپے ادا کئے۔

ہندوستانی وفد کے مسٹر پلائی کی زیر قیادت (اتوار کو) کراچی پہنچنے کی توقع ہے۔ (لنوائے وقت)

مسٹر لیاقت علی خاں کی علالت

لاہور ۱۹ فروری۔ مسٹر لیاقت علی خاں کی طبیعت کچھ علیل سی ہے۔ لہٰذا وہ کل عازم شیخوپورہ نہ ہو سکے۔ البتہ ڈاکٹر محمود حسین اور مسٹر گورمانی عازم شیخوپورہ ہو گئے

عوام جنگ کے خواہشمند نہیں ہیں

بغداد ۱۹ فروری۔ عراق کے سابق چیف آف سٹاف جنرل حسین فوزی نے یہاں اسٹار کو بتایا اگرچہ دنیا کے حالات خطرناک ہیں لیکن مجھے یہ یقین ہے کہ دنیا کے عوام کی اکثریت جنگ پسند نہیں کرتی۔ انہوں نے مزید کہا کہ دنیا میں ابھی کئی ایک سال تک امن قائم رہنے کی امید اب بھی کافی قوی ہیں۔

جنرل موصوف نے اس بات کا اظہار کیا کہ عرب ممالک کے لئے بہترین پالیسی یہ ہے کہ وہ غیر جانبدار ہیں۔ (اسٹار)

عراق اور برطانیہ کے اسٹرلنگ مذاکرات

لندن ۱۹ فروری۔ یہاں کہا گیا ہے کہ بغداد میں عراق اور برطانیہ کے درمیان اسٹرلنگ مذاکرات اطمینان بخش طریقے پر جاری ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ مذاکرات عنقریب ختم ہو جائیں گے۔

برطانیہ کے قاہرہ میں متعین خزانے کے نمائندے مسٹر لیونارڈ ڈیٹ ان مذاکرات کے بعد قاہرہ واپس آ جائیں گے۔ تاکہ مصر کی وزارت مالیات کے ساتھ مذاکرات کو جاری رکھ سکیں۔ ابھی تک اس بات کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا گیا کہ مصر اور برطانیہ کے اسٹرلنگ مذاکرات کب شروع ہوں گے۔ مگر کہا جاتا ہے اس سلسلہ میں آئندہ قدم مسٹر ڈیٹ کی رپورٹ ہو گی جو وہ مصری حکام کے ساتھ گفتگو

الفضل کا خاص نمبر

زعمائے احرار کی ملتان کانفرنس کی تقریروں پر تبصرہ

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت مکرم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر تالیف و تصنیف نے احراری لیڈروں کی تقریروں پر ایک سیر کن تبصرہ فرمایا ہے۔ اس مضمون میں ان تمام مشہور اعتراضات کے جوابات آ گئے ہیں جن کو آئے دن احراری جگہ بجگہ جلسے کر کے دہراتے پھرتے ہیں۔ ایجنٹ صاحبان اور جماعتہائے احمدیہ کے عہدہ داروں کو اپنی ضرورت کے مطابق فوراً آرڈر دینے چاہئیں الفضل کا یہ خاص نمبر اندازاً ۳۲ صفحات پر مشتمل ہو گا۔ اور قیمت اندازاً ۵ ر فی پرچہ ہو گی۔ انشاء اللہ کوشش کی جائیگی کہ اس ماہ کے آخر تک پرچہ احباب کے ہاتھوں میں دیدیا جائے۔ پرچہ محدود تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے۔ اسلئے پہلے آرڈر دینے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ خاص نمبر کے لئے اشتہارات کی جگہ بھی مشتہرین فوری طور پر ریزرو کر والیں اور اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(مینیجر الفضل)

لاہور میں آزاد کشمیر کی املاک کی تعمیر جدید

لاہور ۱۹ فروری۔ ہفتہ کے روز حکومت آزاد کشمیر اور لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کے افسروں نے ایک اجلاس میں لنڈا بازار میں حکومت آزاد کشمیر کی املاک امپروومنٹ ٹرسٹ کے تعمیر و ترقی کے منصوبے کے مطابق جدید بنیاد پر تعمیر کرنے کی سکیم پر غور و خوض کیا۔ فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ مالی سال کے اوائل میں اس املاک کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائیگا۔

کراچی اور سندھ کے پرائیویٹ طلباء

لاہور ۱۹ فروری۔ پنجاب یونیورسٹی نے کراچی اور سندھ کے پرائیویٹ طلبا کو امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہونے کی اجازت دیدی ہے۔ اس اثناء میں نارتھ ویسٹرن ریلوے نے اعلان کیا ہے کہ جو طلبا امتحان میں شریک ہونے کی غرض سے پنجاب آنا چاہیں گے انہیں کراچی سے مرکز امتحان تک کرایہ کی رعایت دی جائے گی